تبصرے

نام کتاب	**: مثنویاتِ دبیر**
مصنف	: مرزا سلامت علی دبیر
ترتیب و تدوین	: ڈاکٹر سید تقی عابدی (کینیڈا)
صفحات	: ۳۰۰
قیمت	: درج نہیں
ناشر	: شاہد پبلی کیشنز، دریا گنج، نئی دہلی
مبصر	**: سید محمود نقوی**

مرزا سلامت علی دبیر بہ حیثیت مرثیہ گو اردو زبان و ادب میں مسلم الثبوت شاعر کا درجہ رکھتے ہیں، لیکن مثنوی نگار کی حیثیت سے ان کی شناخت نہ ہونے کے برابر تھی۔ کہیں کہیں ان کی کچھ مثنویوں کے تذکرے ضرور ملتے ہیں مگر بڑے اختصار اور رواروی کے ساتھ۔ ڈاکٹر سید تقی عابدی نے ان کی تمام مثنویوں کو یکجا اور مرتب کر کے مرزا دبیر کو ایک مثنوی نگار کے طور پر منوانے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ اس مجموعہ میں آٹھ مثنویاں شامل ہیں۔ فاضل محقق نے مرزا دبیر کی سب سے طویل مثنوی "احسن القصص" کے ادبی تجزیہ کے لیے شبلی نعمانی کے ان اصولوں کو اپنایا ہے جو انہوں نے شعر العجم میں مثنوی کے معیار کو پرکھنے کے لیے مقرر کیے ہیں۔ ان معیاروں پر مرزا دبیر کی مثنویاں پوری اترتی ہیں، پھر کوئی وجہ نہیں کہ مرزا دبیر کو اردو کے مثنوی نگاروں میں مناسب مقام سے محروم رکھا جائے۔

ڈاکٹر تقی عابدی تحقیق و تدوین کے اصولوں سے کما حقہ واقف ہیں۔ انھیں اپنے قارئین کی ضرورتوں کا بھی پورا احساس ہے، یہی وجہ ہے کہ انہوں نے ہر مثنوی سے پہلے اس کا مختصر تعارف بھی لکھا اور حواشی میں ان تمام الفاظ کے معنی بھی لکھے جو موجودہ قارئین کے لیے مشکل ہو سکتے ہیں۔ آخر میں آٹھویں مثنوی کے طور پر مرزا دبیر کی اس قلمی مثنوی کی فوٹو کاپی بھی شامل کی گئی ہے جو مصنف کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے اور ابھی تک مطبوعہ شکل میں منظر عام پر نہیں آئی تھی۔

اس طرح "مثنویاتِ دبیر" ڈاکٹر تقی عابدی کا ایک اور تحقیقی کارنامہ بھی ہے اور دبیریات میں ایک اہم اضافہ بھی۔

ڈاکٹر تقی عابدی اچھے محقق ہونے کے ساتھ ساتھ خاصے مخیر بھی ہیں۔ وہ اپنی ادبی کاوشات کا کوئی صلہ نہیں چاہتے اور شاید بیشتر اردو والوں کے اس مزاج سے واقف ہیں کہ وہ کتابیں خرید کر پڑھنے میں دلچسپی نہیں رکھتے، اس لیے اس کتاب پر قیمت درج نہیں۔ وہ اپنی بیش قیمت کتابوں کو بلا قیمت ہی قدردانوں تک پہنچاتے رہتے ہیں۔ ویسے مطالعہ کے لیے علی گڑھ میں مولانا آزاد لائبریری، دہلی میں اردو اکادمی، انجمن ترقی اردو اور جامعہ ملیہ اسلامیہ کی ڈاکٹر ذاکر حسین لائبریری میں بھی یہ کتابیں موجود ہیں۔ کاغذ دبیز ہے اور گٹ اپ سادہ، جاذبِ نظر ہے۔

نام کتاب	**: ابواب المصائب**
مصنف	: مرزا سلامت علی دبیر
ترتیب و تدوین	: ڈاکٹر سید تقی عابدی (کینیڈا)
قیمت	: درج نہیں
ناشر	: شاہد پبلی کیشنز، دریا گنج، نئی دہلی
مبصر	**: سید محمود نقوی**

"ابواب المصائب" مرزا دبیر کا نثری کارنامہ ہے جس میں قرآن مجید کے احسن القصص یعنی قصہ حضرت یوسف کو امام حسین کے حالات سے ربط دیا گیا ہے۔ یہ کتاب ۱۲۴۵ھ میں دوسری مصروفیات کے ساتھ صرف ایک ہفتہ میں لکھی گئی تھی جس کا تذکرہ خود مصنف نے کیا ہے۔ اس کی زبان بہت سادہ و سلیس ہے اور اردو نثر کی ارتقائی تاریخ میں اس کا اہم حصہ ہے جو مورخینِ ادب کی نگاہِ التفات سے بالعموم محروم رہا۔ مرزا رجب علی بیگ سرور کی مشہور تصنیف "فسانۂ عجائب" کے چند ہی برسوں بعد یہ عالم وجود میں آئی تھی۔

ڈاکٹر تقی عابدی نے اپنے جامع مقدمہ کے ساتھ اسے دوبارہ منظر عام پر لا کر ایک گمشدہ کڑی کی بازیافت کی ہے جو یقیناً قابلِ قدر ہے کیونکہ پہلی بار یہ ۱۲۴۵ھ میں مطبع یوسفی دہلی سے شائع ہوئی تھی اور اب پونے دو سو سال بعد دہلی ہی کے شاہد پبلی کیشنز سے۔

ڈاکٹر تقی عابدی پیشہ کے اعتبار سے طبیب ہیں اس لیے نباضی اور تجزیہ و تحلیل ان کے مزاج کا حصہ ہیں اور ان کے والد ماجد منصف تھے، اس لیے انصاف پسندی انہیں وراثت میں ملی ہے۔ اگر کسی محقق میں یہ دونوں خوبیاں موجود ہوں تو اس کی تالیفات و تصنیفات کا معیاری ہونا لازمی ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر تقی عابدی کی دوسری تحقیقی کتابوں کی طرح "ابواب المصائب" میں بھی یہ خوبیاں واضح طور پر موجود ہیں۔ وہ دوسروں کی فروگزاشتوں کی طرف اشارے دوا پنی علمی برتری ثابت کرنے کے لیے نہیں بلکہ سہل انگاری سے پیدا شدہ حق تلفیوں اور ناانصافیوں کی طرف توجہ دلانے کے لیے کرتے ہیں۔ اس طرح اردو تحقیق و تدوین کی ناہموار زمینوں میں ان کی کتابیں مشعلِ راہ بن جاتی ہیں۔

یہ بات بھی بڑی اہم ہے کہ ڈاکٹر تقی عابدی کتابوں کی اشاعت برائے فروخت نہیں کرتے بلکہ صاحبانِ نظر کے مطالعہ و مشاہدہ کے لیے۔ ظاہر ہے سبھی شائقین تک ایسی کتابوں کا پہنچنا کچھ آسان نہیں۔ ان کے لیے یہ کتابیں اپنی دانش گاہوں کی لائبریریوں میں فراہم کردی جاتی ہیں۔ اس سے معتبر وسیلہ اور کیا ہو سکتا ہے۔